السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے ایک مسجد کو نمازیوں کے وضو کرنے سے کے لیے تانبہ کا اتنا بڑا برتن وقف کیا ہے جس میں دس مٹکے کے قریب پانی آتا ہے مگر اب اس مسجد میں وضو کے لیے ایک حوض بنا دیا گیا ہے جس سے برتن (ٹانکی) بالکل بے کار ہوگیا ہے۔ اس میں پانی بھرنے کی ضرورت نہیں، مصلی حوض کے پانی سے وضو کرتے ہیں، اب اس برتن کی اس مسجد میں مطلق ضرورت نہیں ہے، اور دوسرے گاؤں میں ایک نئی مسجد تعمیر ہوئی ہے جس میں وضو کے پانی کے لیے برتن کی ضرورت ہے، پس کیا یہ برتن اُس نئی مسجد میں لے جاسکتے ہیں؟ اور کیا ایک مسجد کی چیز دوسری مسجد میں استعمال کرسکتے ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جب وقف شدہ چیز بے کار ہو جائے یا ضائع ہوتی ہوئی نظر آئے تو ایسی صورت اختیار کرنی چاہیے کہ وہ ضائع نہ ہو، اور کار آمد ہوسکے۔ مثلاً اس کو فروخت کرکے اس کی قیمت اسی موقوف علیہ مسجد پر لگا دے یا کسی دوسری مسجد میں اس چیز کی ضرورت ہو تو اس میں صرف کردی جائے۔

عن عائشة قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: «لولا ان قومک حدیثو عہد بجاھلیة أو قال بکفر لانفقت کنز الکعبة فی سبیل اللہ و لجعلت بابھا بالأرض ولادخلت فیھا من الحجر» (مسلم)

کنز کعبہ سے مراد وہ اموال ہیں، جو زائرین خانہ کعبہ نذر کیا کرتے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ یہ خزانہ بیت اللہ کی ضروریات اور حاجت سے زائد ہے تو فی سبیل اللہ تقسیم کرنے کا ارادہ فرمایا لیکن عذر مذکور فی الحدیث کی وجہ سے اس ارادہ کو پورا نہیں فرمایا، معلوم ہوا کہ وقف شدہ چیز بے کار ہوجائے یا ضائع ہوتی ہوئی نظر آئے تو ایسی صورت اختیار کرنی چاہیے کہ وہ ضائع نہ ہو۔ (محدث دہلی جلد نمبر ۸ ش نمبر ۴)

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

جلد02